بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ
بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۲۰ شوال ۱۳۹۱ھ ۹ فتح ۱۳۵۰ھش ۹ دسمبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۸۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

98

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۷ فتح کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۷ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی تحریک منشاء کے مطابق ربوہ کی تمام مساجد میں پاکستان کی حفاظت اور فتح و نصرت کے لئے اور محاذ جنگ پر وطن عزیز کا دفاع کرنے والے جیالوں کے لئے خاص طور پر دعائیں کی جا رہی ہیں۔ صدقات کا اہتمام بھی کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

ربوہ ۸ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گذشتہ رات سر درد کی وجہ سے ناساز رہی۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

انصار اللہ کے چندہ کی نئی شرح

تمام مجالس انصار اللہ مطلع رہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کی موجودہ شرح چندہ کو نصف پیسہ فی روپیہ سے بڑھا کر ایک پیسہ فی روپیہ مقرر فرمادی ہے۔ حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ نبوت/نومبر ۱۳۵۰ھش ۱۹۷۱ء میں اس کا اعلان فرمایا۔ تمام مجالس انصار اللہ کو بجٹ فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ انصار اللہ کا مالی سال یکم صلح/جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے تمام مجالس کی طرف سے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں نئی شرح کے ساتھ بجٹ تشخیص ہو کر ماہ فتح دسمبر ۱۳۵۰ھش ۱۹۷۱ء تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو سچا مومن ہے ابتلاء میں اس کے ایمان کی حلاوت اور لذّت اور بھی بڑھ جاتی ہے

اسے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اسکے عجائبات پر پورا یقین ہوتا ہے وہ دُعاؤں سے فتح حاصل کرتا ہے

"یہ یاد رکھو کہ ہمیشہ عظیم الشان نعمت ابتلا سے آتی ہے اور ابتلا مومن کے لئے شرط ہے جیسے فرمایا۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ اتنا ہی کہہ دینے پر چھوڑ دیئے جاوینگے کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہ جاویں۔ ایمان کے امتحان کے لئے مومن کو ایک خطرناک آگ میں پڑنا پڑتا ہے مگر اس کا ایمان اس آگ سے اس کو صحیح سلامت نکال لاتا ہے اور وہ آگ اس پر گلزار ہو جاتی ہے۔ مومن ہو کر ابتلاء سے کبھی بے فکر نہیں ہونا چاہیئے اور ابتلا پر زیادہ ثبات قدم دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور حقیقت میں جو سچا مومن ہے ابتلا میں اس کے ایمان کی حلاوت اور لذّت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اسکے عجائبات پر اس کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ پہلے سے بہت زیادہ خدا تعالےٰ کی طرف توجہ کرتا اور دعاوں سے استجابت اجابت چاہتا ہے۔

یہ افسوس کی بات ہے کہ انسان خواہش تو اعلیٰ مدارج اور مراتب کی کرے اور اُن تکالیف سے بچنا چاہے جو اُن کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ ابتلا اور امتحان ایمان کی شرط ہے اسکے بغیر ایمان، ایمان کامل ہوتا ہی نہیں اور کوئی عظیم الشان نعمت بغیر ابتلا ملتی ہی نہیں ہے۔ دُنیا میں بھی عام قاعدہ یہی ہے کہ دُنیاوی آسائشوں اور نعمتوں کے حاصل کرنے کے لئے قسم قسم کی مشکلات اور رنج و تعب اُٹھانے پڑتے ہیں۔ طرح طرح کے امتحانوں میں سے گزرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر کامیابی کی شکل نظر آتی ہے اور پھر بھی وہ محض خدا تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ پھر خدا تعالیٰ جیسی نعمت عظمیٰ جس کی کوئی نظیر ہی نہیں یہ بدوں امتحان کیسے میسّر آسکے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۵۳ و ۲۵۴)

سیرالیون میں ایک اور ہیلتھ سنٹر کا افتتاح

۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت سیرالیون میں ہمارے تیسرے احمدیہ نصرت جہاں کلینک کا روکوپور کا سرکاری طور پر افتتاح ہو گیا ہے۔ اس ہیلتھ سنٹر کے انچارج مکرمی ڈاکٹر ایس ایم حسن صاحب ایم بی بی ایس میدانِ عمل میں پہنچ کر ۲۰ جولائی ۱۹۷۱ء سے تسلی بخش کام کر رہے ہیں۔

یاد رہے اس جگہ (روکوپور سیرالیون) میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت ہمارا ایک سکنڈری سکول بھی کُھل چکا ہے۔

احباب کرام سے ہسپتال کے بابرکت ہونے اور اسکی کامیابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ فتح ۱۳۵۰ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین دُعائیں

موجودہ ایام میں ہم اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کی وحشیانہ جارحیت کا مقابلہ کرنے اور اس طرح اپنے وطنِ عزیز کا دفاع کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ امر اب دنیا پر بالعموم روزِ روشن کی طرح عیاں ہو چکا ہے کہ ہمارا دشمن پاکستان کے وجود کو کالعدم کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے یہ جنگ جو دشمن کی طرف سے ہم پر مسلط کی گئی ہے، ہمارے لئے زندگی اور موت کی جد و جہد کے مترادف ہے۔ ایسے نازک موقع پر طلب نصرت کے لئے درد و الحاح اور خاص تعہد کیساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل دعائیں کرنے کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔

گزشتہ شمارہ میں ہم ایسے مواقع پر طلبِ نصرت کی غرض سے درد و الحاح کے ساتھ دُعائیں کرنے سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ اس ضمن میں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خاص دُعا کا بھی ذکر کیا تھا جو حضورؐ نے جنگ بدر کے موقع پر کی تھی اور جو یہ ہے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُنْشِدُکَ عَھْدَکَ وَوَعْدَکَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ

یعنی اے میرے خدا! اپنے وعدوں کو پورا کر۔ اے میرے مالک! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج اس میدان میں ہلاک ہوگئی تو دُنیا میں تجھے پوجنے والا کوئی نہیں ہوگا

اس ضمن میں آج ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین اور دُعائیں ذیل میں درج کرتے ہیں جو اُن دُعاؤں میں سے ہیں جو حضورؐ بالعموم کفار کے ساتھ مقابلہ کے وقت کیا کرتے تھے۔ وہ دُعائیں یہ ہیں:-

(۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ:-
"اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ" (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم کی طرف سے لشکر کشی اور حملہ کا ڈر ہوتا تو آپؐ یہ دُعا مانگتے:-
"اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں کرتے ہیں یعنی تیرا رُعب اُن کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں"۔

(۲) کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ:-
"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ، بِکَ اَحُوْلُ، وَبِکَ اَصُوْلُ، وَبِکَ اُقَاتِلُ" (ابوداؤد کتاب الجہاد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کیلئے نکلتے تو یہ دُعا مانگتے:-
"اے میرے خدا! تو ہی میرا بازو ہے، تو ہی میرا مددگار ہے، تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے، تیری مدد سے ہی میں حملہ آور ہوتا ہوں، اور تیری ہی توفیق سے جنگ لڑتا ہوں"۔

(۳) اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اِھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ۔ (مسلم کتاب الجہاد)

اے اللہ! تو کتاب نازل کرنے والا ہے، بادلوں کو چلانے والا ہے، دشمنوں کی جمعیتوں کو شکست دینے والا ہے سو تو اس دشمن کو شکست دے اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی متعدد دُعاؤں کا جو آپؐ کفار کے ساتھ جنگوں کے مواقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور کیا کرتے تھے کتبِ احادیث میں ذکر آتا ہے۔ آپؐ درد و الحاح کے ساتھ یہ دُعائیں اِس امر کے باوجود کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کفار کے مقابلہ میں فتح اور اُن پر غلبہ کی بشارتیں پہلے سے دے رکھی تھیں۔ اسی طرح آج جبکہ ہمارا مقابلہ اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کے ساتھ ہے جس نے بیک وقت مشرقی اور مغربی پاکستان پر ہوسِ ملک گیری کے تحت حملہ کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدہ کے مطابق کہ اُس نے مومنوں کی مدد کرنا اپنے پر فرض کر رکھا ہے ہمیں اپنی تائید و نصرت سے نواز رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی اِس غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں ہماری بہادر و شیر دل افواج ہر محاذِ جنگ پر دشمن کے دانت کھٹے کرکے دشمن کے کثرتِ تعداد اور کثرتِ وسائل کے گھمنڈ کو خاک میں ملا رہی ہیں۔ جہاں مشرقی پاکستان میں چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہونے کے باوجود ہماری بہادر افواج نے لاتعداد محاذوں سے حملہ آور ہونے والے دشمن کو ناک چنے چبوا رکھے ہیں اور وہ ان کی قائم کردہ آہنی دیوار سے اپنا سر پھوڑ پھوڑ کر بار بار پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو رہا ہے وہاں مغربی پاکستان میں وہ نہ صرف یہ کہ سرحدوں سے پیچھے دھکیلا جا چکا ہے بلکہ ہماری فوجیں متعدد مقامات پر دشمن کی پسپا ہوتی ہوئی فوج کا اُس کے اپنے علاقہ میں تعاقب کر رہی ہیں اور آگے بڑھتے ہوئے فوجی اہمیت کی کامیابیاں حاصل کر رہی ہیں اور روز بروز ان کامیابیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہم پر بدرجہ اولیٰ یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور اُس کی غیر معمولی تائید و نصرت کو دیکھتے ہوئے شکر گزاری کے جذبہ کے ماتحت اور زیادہ اُس کے حضور جھکیں اور اُس سے اُس کی پہلے سے بھی بڑھ کر تائید و نصرت کے طلب گار ہوں اور اُس سے کامل فتح اور کامل غلبہ کے لئے گڑگڑا گڑگڑا کر دُعائیں کریں کیونکہ ہم اِس حقیقت پر بصیرت کے رنگ میں قائم ہیں کہ فتح ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہی ملتی ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ جہاں ہم اپنی زبان میں دُعائیں مانگیں وہاں فتح و نصرت سے متعلق قرآنی دُعائیں اور وہ دعائیں جو ایسے مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ضرور مانگیں کیونکہ یہ سب مقبول دُعائیں ہیں۔ یہ وہ بابرکت دُعائیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور اپنی فعلی شہادت سے ان کی قبولیت کا ثبوت بہم پہنچایا۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ان دُعاؤں کو ہم مقدم رکھیں اور پھر اپنی زبان میں بھی دُعائیں کریں۔ دُعا کامل فتح اور کامل غلبہ کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ ہمیں اِس ذریعہ سے فائدہ اُٹھانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھنی چاہیئے اور اِس امر پر یقین رکھنا چاہیئے کہ حق اور انصاف پر قائم ہوتے ہوتے ہوئے انشاء اللہ العزیز ہم ہی کامیاب اور فتحیاب ہوں گے اور شکستِ فاش بہرحال ہمارے دشمن کو ہی نصیب ہوگی۔ یہ اُس کا مقدّر ہے جو بہرحال پورا ہو کر رہے گا۔

ہم لوگ ترے دین کے انصار رہے ہیں[1]

گو اہلِ جہاں درپئے آزار رہے ہیں — ہر حال میں ہم تیرے طلب گار رہے ہیں
اُن لوگوں کی توقیر ہے بازارِ جہاں میں — جاں بیچ کے جو تیرے خریدار رہے ہیں
یہ اشک ہیں تقدیسِ عقیدت کی علامت — یہ اشک بھی پیرایۂ اظہار رہے ہیں
یہ تیری محبت کا کرم ہے کہ جہاں میں — ہم صاحبِ دل صاحبِ کردار رہے ہیں
چُوما ہے ہمیں چاند نے تاروں کی ضیا نے — ہم خاکِ رہِ احمدِ مختار رہے ہیں
دیکھا ہی نہیں فقر و غنا نے کبھی مُڑ کر — ہر سمت زر و سیم کے انبار رہے ہیں
چھُو کر ترے قدموں کو یہ ناچیز سے ذرّے — دُنیا کے لئے مطلعِ انوار رہے ہیں
جب راہ میں حالات کی اُفتاد پڑی ہے — ہم لوگ ترے دین کے انصار رہے ہیں

اِک جُنبشِ خامہ سے جگا دے انہیں ثاقب
وہ ہاتھ جو اسلام کی تلوار رہے ہیں

ثاقب زیروی

[1] نوٹ:- "رہے ہیں" کا صیغہ ماضی حال اور مستقبل تینوں پر حاوی ہوتا ہے (ثاقب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں جہاد کی عظمت و افادیت

مکرم نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

مذہب اسلام امن اور سلامتی کا علمبردار ہے وہ کسی قسم کی جارحیت ظلم اور تعدی کو سراسر ناجائز قرار دیتا ہے اور وہ اس اصول کا پابند ہے کہ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ کہ نہ دکھ دو اور نہ دکھ اٹھاؤ۔ جب اسلام کی نورانی کرنوں نے تاریکیوں کو دور کرنا شروع کر دیا اور اسلام کی اشاعت ہونے لگی تو کفار۔ مشرکین اور تمام طاغوتی طاقتوں نے اسلام کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے اور معدوم کرنے پر باہمی اتفاق کر لیا اور ان کا باہمی اتحاد اس بنیادی میثاق پر تھا کہ نہ تو اسلام باقی رہے اور نہ ہی اس کے نام لیوا اور نہ ہی اس کے بانی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ چنانچہ اس غرض کی تکمیل کے لئے مختلف اوقات میں جنگیں لڑی گئیں۔ جن میں کفار کی کثرت تھی ان کو اپنی نفری پر ناز تھا۔ کفار اس وقت کے ہر قسم کے اسلحہ سے لیس تھے اس کے بالمقابل مسلمانوں کے پاس اسلحہ بہت کم تھا۔ کفار کے پاس خوراک و رسد کی بہتات تھی مگر مسلمانوں کے پاس خوراک کے ذخائر برائے نام تھے اس کے باوجود دشمنانِ اسلام کو ہر جنگ اور ہر محاذ پر شکست فاش ہوئی اور مومن کو خدائی وحی کے مطابق اس امر کی تلقین کی جاتی تھی۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا

(البقرہ آیت ۱۹۱)

خدا کے راستہ میں جنگ کرو ان لوگوں سے جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو

مسلمان مظلوم تھے ان کو قتل کیا جاتا تھا ان کو مصائب اور مشکلات میں مبتلا کیا گیا ان کو ان کے عقیدہ سے باز رکھنے کے لئے کفار نے ہر قسم کے حربے استعمال کئے اور تعدی و زیادتی کا ارتکاب کیا آخر کار خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ۔

الحج آیت ۴۰

اب مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ مظلوم ہیں اور اب یقیناً خدا تعالیٰ ان کی نصرت کو آئے گا اور اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلائیگا

اس پُر شوکت جلالی انداز بیان میں جہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے اجازت دی گئی کہ ظلم کا جواب دینا چاہیئے وہاں ضمنی طور پر اس امر کی بھی بشارت دی گئی کہ خدا تعالیٰ کی نصرت مسلمانوں کے شامل حال ہوگی۔

(۲)

خدا تعالیٰ نے فرزندان اسلام کو جہاد بالسیف کا حکم دیتے ہوئے بنیادی طور پر یہ ہدایت فرمائی۔

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ۔ (الصف آیت ۵)

خدا تعالیٰ تو ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے رستہ میں صف باندھے ہوئے لڑتے ہیں گویا وہ ایک ایسی دیوار ہیں جس کی مضبوطی کے لئے اس پر سیسہ پگھلا کر ڈالا گیا ہو۔

اس آیت میں ایام جنگ میں باہمی یگانگت۔ اتحاد اور وحدت ملی کی تلقین کی گئی ہے اور تاکید کی گئی ہے کہ مسلمانوں کی صفوں میں کسی قسم کا انتشار نہ ہو ذاتیات رنگ و نسل اور زبان کے مصنوعی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے اور ہر قسم کے فخر و مباہات کو نظر انداز کرتے ہوئے سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار بن جائیں آیت بالا میں لفظ مرصوص میں اتحاد کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں جو قوت و شوکت حاصل ہوگی اس کو لفظ بنیان مرصوص کے الفاظ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ مشہور ہے۔

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور حکم کے فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ

اے نبی مومنوں کو کافروں سے لڑنے کی بار بار زور سے تحریک و تلقین کرتے رہو۔

پھر جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاد کے لئے ترغیب دینے کا ارشاد فرمایا گیا وہاں ساتھ ہی انہیں یہ بشارت دی گئی کہ تم اپنی تعداد کی کمی اور جنگی ساز و سامان کے نہ ہونے کی وجہ سے مایوس نہ ہونا۔

إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا۔

اگر تم میں سے بیس ثابت قدم رہنے والے مومن ہوں گے تو وہ دو سو کافروں پر غالب آجائیں گے اور اگر سو ثابت قدم رہنے والے مومن ہونگے تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب آجائیں گے۔

چنانچہ آنحضرتؐ کا اسوہ مبارکہ یہ تھا کہ آپ کو مومنوں کو جونہی جہاد کی تلقین فرماتے تو آپ کی مبارک آواز مکہ اور مدینہ کی گلی کوچوں سے ہوتی ہوئی گھروں میں پہنچتی اور منادی کرنے والے

الجہاد الجہاد

کے نعرے لگاتے ہوئے مسلمانوں کے قلوب کو گرماتے اور حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے کفار کی صفوں میں گھس جاتے تلواروں اور نیزوں سے دشمنوں کی گردنوں کو کاٹ کر رکھ دیتے اور دشمن کو شکست فاش دیتے

خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد کی تیاری کے لئے تلقین کرتے ہوئے یہ بھی رہنمائی فرمائی

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ۝

اور اے مسلمانو! چاہیئے کہ تم لڑنے والوں کے لئے جس حد تک ممکن ہو اپنی طاقتیں جمع کرو ملکی انتظام کے ذریعہ سے بھی اور سرحدوں پر چھاؤنیاں بنانے کے ذریعہ سے بھی ان چھاؤنیوں کے ذریعہ تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو ڈراتے ہو اور ان کے سوا اور دشمنوں کو بھی جو ان سرحدی دشمنوں کے پرے ہیں تم انکو نہیں جانتے لیکن اللہ ان کو جانتا ہے اور تم جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرو گے وہ تم کو اس کا پورا پورا اجر دے گا۔ اور تم سے بے انصافی کا معاملہ نہیں کیا جائے گا۔

مسلمانوں کو جنگ کی تیاری کے احکام دیتے ہوئے آئندہ کیلئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی تلقین انتہائی مؤثر اسلوب میں کی گئی اور لفظ آخرین من دونہم میں قیصر و کسریٰ کے لشکروں سے مقابلہ کرنے کی بھی اطلاع دی گئی ہے تاکہ ان کے دلوں پر بھی رعب و دبدبہ قائم کر دیا جائے۔

(۳)

اس وقت ہمارا دشمن بھارت فضا خشکی اور سمندر سے زہریلے اسلحہ سے مسلمانوں کو ملیا میٹ کرنے کے لئے گولہ باری کر رہا ہے اور گھمسان کی خونریز جنگ مشرقی پاکستان کے مختلف محاذوں پر ہو رہی ہے۔ موجودہ جنگ میں بھارت کو مشرقی پاکستان کے ایک ایسے عنصر سے شہ ملی ہے جو شر پسند اور باغی ہیں اور جن کے لیڈر بھارت کی گود میں بیٹھ کر دودھ پی رہے ہیں مگر اس عنصر اور اس کے لیڈروں پر بھارت کی اس وقتی دوستی اور منافقانہ روش جلد ہی آشکار ہو جائیگی

وَكُلُّ آتٍ قَرِيبٌ

صدر پاکستان جنرل یحیٰی خان نے تعمیری تجاویز پیش کر کے امن پسندی کا ثبوت دیا ہے تاکہ پاک بھارت کشیدگی دور ہو جائے اور پائیدار امن قائم ہو جائے مگر بھارت پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افواہ پر یقین نہ کریں

افواہ ایک مرکب واقعہ ہے۔ اس میں ایک فرد دوسرے فرد کو۔ دوسرا تیسرے کو اور تیسرا چوتھے کو ایک خیالی واقعہ کی اطلاع دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ عوام میں مشہور ہو جاتا ہے۔ تمام افراد واقعہ کی تصدیق کئے بغیر اس خبر کو بڑی گرم جوشی کے ساتھ پھیلاتے ہیں یہی افواہ کہلاتی ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ جب غیر معمولی فضا قائم ہو تو عوام کے ذہنوں میں مختلف قسم کے خدشات پیدا ہونا فطری امر ہے۔

مخالفین ایسی خبریں گھڑتے ہیں جن کو سن کر عوام خوش ہوں اور حکومت سے بدظن ہوں۔ اس قسم کی افواہیں جان بوجھ کر اور شعوری طور پر پھیلائی جاتی ہیں۔ لیکن بہت سی افواہیں خود بخود لاشعوری طور پر پھیل جاتی ہیں تقسیم ہند کے وقت کسی شہر میں دو بچے پیر سنڈر بچاتے ہوئے کہ "چل گئی چل گئی" بھاگے جا رہے تھے اور دکان دار اپنی دکانیں بند کرتے جا رہے تھے کسی نے پوچھا کیا بات ہے۔ جواب ملا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں چل گئی اور یہ بات جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ بعد میں تحقیق سے پتہ چلا کہ یہ خبر غلط تھی۔ اصل میں بچوں کی کھوٹی دونی چل گئی وہ اس خوشی میں بھاگے جا رہے تھے

اوپر دی گئی مثالوں میں افواہ کے پیدا ہونے اور پھیلنے کے تمام اسباب معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ کسی بھی گڑبڑ کے دوران چاہے وہ سیاسی ہو یا مذہبی۔ اس کا تعلق افراد سے ہو یا جماعت سے حالات کا صحیح علم نہ ہونے کے باعث ہر شخص اپنے اندر بے یقینی اور بے چینی سی محسوس کرتا ہے اور اپنے ذہنی سکون کی خاطر من مانے مفروضات کا ایک تصور قائم کر لیتا ہے۔ من مانے مفروضات کے تحت بے بنیاد خبریں بھی سننے والوں میں تقویت حاصل کر لیتی ہیں۔ کیونکہ ان کے سننے سے اس کی بے چینی میں کمی ہوتی ہے۔ اپنے مطلب کی بات سن کر وہ ایک قسم کا سکون محسوس کرتا ہے۔ افواہ کو اختراع کرنے والا شخص اس بے چینی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کوشش کرتا ہے کہ افراد عملی دنیا سے دور ہو جائیں۔ ایڈلر نے کہا ہے کہ ہر شخص میں ممتاز ہونے کی خواہش ہوتی ہے اور اس کے لئے افراد مختلف ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ افواہ کو پھیلانے والا شخص بھی اسی جذبہ کا شکار ہوتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تمام اشخاص اس کی بات سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو جائیں اور یہ صورت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب خبر تازہ ہو اور اس میں جدت بھی ہو۔ افواہ پھیلانے والے کا میلان ہوتا ہے کہ وہ افواہ کے واقعات کو اپنی ذات سے متعلق کرے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں محاذ کی تازہ خبر بی بی سی کے حوالے سے سنائی جاتی تھی اور ساتھ ساتھ یہ بتایا جاتا تھا کہ میں نے خود سنی ہے۔ اگر آپ خبر سنانے والے صاحب سے یہ معلوم کریں کہ بی بی سی کی خبریں کس وقت نشر ہوتی ہیں تو شاید وہ یہ نہ بتا سکیں۔ لیکن یہ بھی اتفاق ہے کہ ایسے موقعوں پر سننے والا بھی خبر کی صحت کو پرکھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ قومی بحران میں "اجتماعی ذہن" کارفرما ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے تنقیدی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔

افواہیں خوش آئندہ بھی ہوتی ہیں اور خوف پیدا کرنے والی بھی۔ بعض افواہوں کا تعلق ماضی سے ہوتا ہے۔ ڈاکٹر محمد اجمل اپنی کتاب "تحلیلی نفسیات" میں لکھتے ہیں کہ افواہوں کی علامتیں معاشرے کے خاص ذہن کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ہمیں جو خواب آئے ان میں بزرگ کی شبیہہ حاوی ہے اور ان میں ہمارے اولیاء اور صوفیا کی آمد سے تخیل میں چمک دمک پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً قرآن شریف میں بال کے پائے جانے والے خواب (جس کا چرچا آج کل بہت ہے) کو اسی طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔ خوش آئند افواہوں میں امید کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ اپنی طاقت اور قدرت کا مبالغہ آمیز بیان ہوتا ہے۔ ہم نے پہلے لکھا ہے کہ قومی بحران کے موقع پر افواہوں کی کثرت ہوتی ہے۔ خاص طور پر جنگ کی حالت میں افواہوں کا بہت زور ہوتا ہے۔ جنگ کے دوران بے یقینی اور بے چینی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ حالات واضح نہیں ہوتے۔ دوسرے لفظوں میں حالات میں ابہام ہوتا ہے اور ڈاکٹر اجمل کے الفاظ میں "جب تک حالات میں ابہام نہ ہو، افواہ پیدا نہیں ہو سکتی گویا ابہام سے فہم میں جو خلا پیدا ہوتا ہے۔ اسے واہمہ افواہ کی صورت میں پورا کرتا ہے۔"

افواہ افواہ تبھی بنتی ہے جب کہ ہمیں اس کے موضوع سے دلچسپی ہو۔

افواہ کے اثر کو زائل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ابہام کی کیفیت کو ختم کیا جائے۔ عوام کو ضروری معلومات بہم پہنچائی جائیں اور ان میں اعتماد پیدا کیا جائے۔ یہ احساس کہ ان کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کیا گیا ہے، بے یقینی کو ختم کرتا ہے۔

ان باتوں کے باوجود کچھ نہ کچھ افواہیں پھیلیں گی اس کے لئے نفسیاتی طور پر ایسی فضا تیار کی جائے کہ لوگ ان پر کان نہ دھریں۔ ان کو تعمیری کاموں میں لگایا جائے۔ ہم اپنے قارئین سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس مضمون کو پڑھ لینے کے بعد افواہوں پر کبھی یقین نہیں کریں گے۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ خود اخبار الفضل خرید کر پڑھے اور غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کے لئے دے۔

(مینجر)

بقیہ صفحہ ۳

روسی سامراج کی پشت پناہی کا بھوت سوار ہے اور اس نے جارحانہ کارروائی کرکے ظالم اور جارح کا خطاب حاصل کر لیا ہے اور اس وقت روس کے دیو ہیکل ٹینک اور دور مار توپیں پاکستان کی سرحد پر استعمال کی جا رہی ہیں۔

بھارت اپنی قدیمی روایات سے بڑھ چڑھ کر اور مبالغہ آمیزی سے پاکستان کا نقصان بیان کر رہا ہے اور اس سلسلہ میں اکثر وہ عقل کو بھی بالائے طاق رکھ دیتا ہے۔ یہ خدا کا فضل اور احسان ہے کہ غیر ملکی رپورٹرز اور مبصرین پاکستان کی جانباز فوجوں کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں اور شاندار الفاظ میں تعریف کی جا رہی ہے۔ چنانچہ آسٹریا ٹیلی ویژن سے پاک بھارت جنگ کے متعلق جو تبصرہ نشر کیا گیا ہے اس میں دونوں ملکوں کی فوجی طاقت کا غیر جانبدارانہ موازنہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے اگرچہ پاکستان کی چار لاکھ فوج کے مقابلہ میں بھارت کے پاس دس لاکھ فوج موجود ہے مگر پاکستانی فوج زیادہ بہتر جنگ کر سکتی ہے۔ جرمن ٹیلی ویژن کے تبصرہ نگار نے کہا کہ اگرچہ پاکستان کے پاس بھارت کی فوجی طاقت سے نصف سے بھی کم ہے۔ تاہم پاکستانی فوج بھارتی فوج سے بہتر طریقہ سے لڑ سکتی ہے۔ اور آمدہ اطلاعات نہایت خوش کن ہیں جب کہ پاک فوج دشمن کو قدم قدم پر بھاری جانی نقصان پہنچا رہی ہے اور دشمن کے حملوں کو پسپا کر دیا گیا ہے۔ اور پاکستان دفاع کے لحاظ سے بڑی مضبوط پوزیشن میں ہے۔

اس وقت اس امر کی انتہائی ضرورت ہے کہ ہمارے حکام جن امور کی طرف ہماری رہنمائی کر رہے ہیں ہم ان کی فرمانبرداری کریں اور ملکی دفاع کی طرف سے غفلت کرنا خطرناک حماقت ہے اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مؤثر حفاظتی تدابیر اور انتظامات بڑے سے بڑے حملہ کو بھی ناکام کر دیتے ہیں اور جنگ کے نقصانات کم کئے جا سکتے ہیں۔ الحمدللہ کہ ہر پاکستانی کا حوصلہ بلند ہے اور اس کو دشمن کی شکست فاش کا یقین ہے اور پاکستانی قوم ایمان کے جذبہ سے سرشار ہے اور ناموس وطن کے لئے وہ ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس وقت پاکستان کا ہر شہری جہاد کی حالت میں ہے اور حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ کا ارشاد متقاضی ہے کہ ہم اپنے تن، من، دھن کی قربانی دیتے ہوئے دشمن سے برسرپیکار رہیں۔ یہاں تک کہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ کی خوش کن خبر کی ندا آ جائے۔

اسلام دنیا کے کناروں تک

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"تبلیغ کا وہ وسیع سلسلہ جو تحریک جدید کے ذریعہ دنیا میں نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے اور جس کے نہایت اچھے آثار اور خوشکن نتائج نظر آ رہے ہیں اس کے متعلق کسی مومن کا دل یہ برداشت ہی کس طرح کر سکتا ہے کہ اس میں اس کا حصہ نہ ہو"

تحریک جدید کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے ہر احمدی کا اہم فرض ہے۔ لہٰذا تحریک کے مالی جہاد میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور جماعت کا کوئی فرد اس عظیم الشان فرض سے محروم نہ رہے۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

دعائے مغفرت

محترم شیخ میاں دوست محمد صاحب شمس (سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ) مورخہ ۱۶-۱۷ نومبر ۱۹۷۱ء کی درمیانی شب بوقت ۵ بجے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات پیپلز کالونی لائلپور میں ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ آپ کی عمر بوقت وفات ۸۱ برس کی تھی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناموسِ وطن کی حفاظت کی خاطر ہم اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے

طلبائے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ولولہ انگیز تقاریر

ہم وطن عزیز کی مقدس سرزمین پر دشمن کے ناپاک ارادوں کو ہمیشہ کے لئے کچل دینے اور ناموس وطن کی حفاظت کی خاطر خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کے لئے بے چین ہیں ہم دنیا پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس بار دشمن کو مکمل طور پر زیر کرنے سے کم کسی بات کو قبول نہیں کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار دشمن کے حملہ کی خبر ملتے ہی طلباء کے اس اجلاس میں کیا گیا جو ٹی آئی کالج کی پولیٹیکل سائنس سوسائٹی کے زیر اہتمام جناب بریگیڈیر (ریٹائرڈ) اقبال احمد صاحب شمیم کی صدارت میں گزشتہ روز منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں طلباء نے عہد کیا کہ دشمن پر آخری اور کاری ضرب لگانے کا وقت آن پہنچا ہے۔ اور اب ہمارے لئے عزت کی زندگی مقدر ہے یا عزت کی موت اور رتبہ شہادت۔ اس کے علاوہ کوئی تیسرا راستہ نہیں ہو سکتا۔

اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ابتداء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے گزشتہ خطبہ جمعہ کا ایک ارشاد پڑھ کر سنایا گیا جس میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں" دلیری اور بشاشت کے ساتھ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آگے بڑھتے چلے جائیں۔

یاد رکھو مومن موت سے کبھی نہیں ڈرتا۔ کیونکہ یا وہ جنگ میں فتح حاصل کرتا ہے اور یا پھر شہید ہو کر اپنے خدا کے پیار کی جنتوں میں داخل ہو جاتا ہے"

حضور اقدس کے اس ولولہ انگیز ارشاد کو سن کر طلباء میں سب کچھ وطن پر نچھاور کر دینے کے عزم میں مزید قوت پیدا ہو گئی ہے۔ بعدہٗ خواجہ عبدالحمید نے "پاک فوج کو سلام" کا ملی ترانہ خوش الحانی سے سنایا۔ سید عتیق احمد نے پاک افواج کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا کہ اندرونی محاذ پر سپلائی لائن مسلسل برقرار رکھنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک پاکستانی کو اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دشمن کے ارادوں کو خاک میں ملانے کے عزم سے کام کرنا چاہیئے۔ ضیاء الرحمن صاحب نے کہا کہ قوم کو اور لیڈروں کو مکمل اتحاد اور مثالی نظم و ضبط کا مظاہرہ کر کے دشمن کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی طرح ڈٹ جانا چاہیئے۔ ایک غیر ملکی طالب علم عبدالحمید عبدالرحمن صاحب نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے پر جوش لہجے میں کہا کہ پاکستان کا اتحاد سلامتی اور استحکام دراصل عالم اسلام کے اتحاد سلامتی اور استحکام کے مترادف ہے اور آج اس نازک موقع پر ساری دنیا کے مسلمانوں کی نگاہیں پاکستان پر لگی ہوئی ہیں۔ اور وہ پاکستان کو اسلام کا ایک ایسا قلعہ سمجھتے ہیں جس کا ہے اسکی نشأۃ ثانیہ مقدر ہے۔ راجہ نذیر احمد ظفر صاحب نے اپنی رزمیہ نظم "بھارت نامہ" پیش کی۔ داؤد منیر صاحب نے اسلامی جنگوں میں فتوحات کا حوالہ دیتے ہوئے ثابت کیا کہ اب مسلمانوں کے ہاتھوں بھارت کی شکست مقدر ہو چکی ہے۔ عبدالکریم خالد صاحب نے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے طلباء کو فوجی ٹریننگ دینے کی ضرورت واضح کی اور کہا کہ طالب علم اپنے وطن کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ملک رفیع بابا صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ اب طبل جنگ بج چکا ہے۔ اب ہم اس وقت تک چین نہیں لیں گے۔ جب تک کہ دشمن کی جارحیت کو مکمل طور پر کچل نہیں دیا جاتا۔ عبدالرشید ارشد نے جذبہ جہاد سے معمور اپنی نظم سنائی۔ ملک گل صاحب۔ حبیب اللہ صاحب جلیل احمد صاحب اور لئیق احمد عابد صاحب نے بھی پر جوش تقاریر کیں آخر میں صدر مجلس جناب بریگیڈیر (ریٹائرڈ) اقبال احمد صاحب شمیم نے اپنی مختصر تقریر میں نوجوان طلباء کی حب الوطنی اور شوق جہاد اور دشمن کو مکمل طور پر شکست دینے کے عزم و جذبہ کو نیک فال قرار دیا اور کہا کہ قوم کی تشکیل میں جوش و جذبہ اور حب الوطنی کے اعلیٰ اوصاف بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ اور اس جذبہ کو صحیح اور تعمیری لائنوں میں آگے بڑھانے کے عملی مواقع ملنے از حد ضروری ہیں آپ نے دشمن کی ذہنیت کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ واحد دشمن ہے جو کسی اخلاق یا قدر کا قائل نہیں۔ کمزور کو دیکھ کر بھیڑیے کا روپ دھار لیتا ہے اور اگر مد مقابل طاقتور ہو تو یہی دشمن رام رام کرتے ہوئے قدموں میں گر پڑتا ہے صاحب صدر نے کہا کہ برصغیر میں پائیدار امن تبھی ممکن ہے جب کہ پاکستان مضبوط اور طاقتور ہو تا کہ بھارت بھیڑیئے کا کردار ادا کرنے کا تصور نہ کر سکے۔ آپ نے کہا کہ پاک آرمی خدا کے فضل سے دشمن کے ہر حربہ اور ہر جارحانہ ارادہ کو ناکام بنانے کی پوری پوری صلاحیت رکھتی ہے اور انشاء اللہ دشمن ناکام اور ذلیل و خوار ہو گا اور وطن عزیز عزت کے ساتھ زندہ و سلامت اور متحد و مضبوط رہیگا۔ صدر محترم کی تقریر کے بعد پولیٹیکل سائنس سوسائٹی کے انچارج پروفیسر منور شمیم خالد صاحب نے نئے پاکستان کی نئی پود کے نمائندوں کے جذبات کو سراہا اور کہا نوخیز مقررین نے قوم کے جذبات کی نہایت کامیاب عکاسی کی ہے اور جب قوم کی نئی پود اتنی پر جوش اور پر عزم ہو وہ قوم ہمیشہ زندہ و پائندہ رہے گی۔ اور دشمن ناکام و نامراد رہے گا آخر میں آپ نے سب مقررین اور خاص طور پر بریگیڈیر (ریٹائرڈ) اقبال احمد صاحب شمیم کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح بعد دعا پونے دو گھنٹہ کا یہ پر جوش اجلاس ختم ہوا۔

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ ملک میں ہنگامی حالات کی وجہ سے ملتوی ہو چکا ہے ایسے تمام خریداران جن کا چندہ اخبار الفضل ہر سال جلسہ سالانہ کے ایام میں ختم ہوتا ہے اور جلسہ سالانہ پر جمع کرواتے رہے ہیں دفتر ہذا اب ان تمام دوستوں کو چندہ کے لئے وی پی ارسال کرے گا۔ بہتر ہوگا کہ ایسے دوست خریداری نمبر کا حوالہ دے کر رقم بنام مینجر الفضل بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ رقم ۲۰ دسمبر سے پہلے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ (مینجر الفضل)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۴/۱۲/۷۱ یوم منگل بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہو گی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی:

قد =	۵ فٹ ۴ انچ	وزن =	۱۰۷ پونڈ
چھاتی =	۳۲ - ۳۴	تعلیم =	۳ جماعت
عمر =	۱۷ سال سے ۳۰ سال تک۔		

(ناظر امور عامہ)

مسجد احمدیہ راولپنڈی کے لئے نقیب کی ضرورت

ہمیں ایک مستعد لکھے پڑھے اور سائیکل چلانے والے نقیب کی ضرورت ہے اپنی جماعت کے کسی بھی ذمہ دار عہدہ دار کی تحریری سفارش کے ساتھ رابطہ قائم کیجئے مبلغ ایک سو روپے تک تنخواہ دی جا سکتی ہے۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد مسجد نور راولپنڈی)

درخواستِ دعا

میرا بھتیجا فرخ رشید عمر سات سال مکان کی چھت سے گر گیا ہے اس کے سر اور دائیں آنکھ پر سخت چوٹ آئی ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(مرزا احمد بٹ۔ شادمان کالونی لاہور)

۲۔ میرے خسر مکرم و محترم شیخ محمد اکرم صاحب صدر حلقہ رحمان پورہ لاہور عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(منیر احمد بٹ لاہور)

۳۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میری ہر قسم کی پریشانی کو دور فرما دے اور اپنا فضل و رحم کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مبشر احمد سہیل ٹنڈوجام)

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ مرد و عورت سب کے لئے مفید ہے۔ قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۱۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھمب پر ہماری فوج نے قبضہ کرلیا ۔ دریائے توی سے آگے برابر پیش قدمی جاری ہے

لاہور کراچی سیالکوٹ روہڑی اور رحیم یار خان کی شہری آبادی پر دشمن کی وحشیانہ بمباری

راولپنڈی ۷ دسمبر۔ آج ہماری فوج نے جموں و کشمیر کے علاقہ میں جنگی اہمیت رکھنے والے ایک اہم شہر چھمب پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بہت سے ٹینک تباہ کر دیئے اور اسلحہ پر قبضہ کرلیا۔ ہماری فوج دریائے توی سے آگے برابر پیش قدمی کر رہی ہے۔ چھمب پر قبضہ کر کے ۱۹۶۵ء کی تاریخ کو ایک بار پھر پاکستان نے دہرایا ہے کیونکہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں بھی ہماری فوج اس پر قابض ہو گئی تھی۔ سیالکوٹ کے علاقہ میں شکر گڑھ پر دشمن نے بکتر بند دستوں اور توپ خانہ کی مدد سے زبردست حملہ کیا تھا۔ مگر اسے مکمل طور پر ناکام بنا دیا گیا۔

مشرقی پاکستان میں صورت حال واضح نہیں ہے۔ ہلی کے علاقہ میں دشمن فوج کا زبردست گھمسان ہو رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نیا حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ ہماری بہادر فوج اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے ہماری فضائیہ برابر اس کی مدد کر رہی ہے۔ ہماری فوج نے جیسور کے علاقہ میں دنیا پور کا مورچہ خالی کر دیا ہے اب وہ نئے مورچے بنا رہی ہے۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ کا ایک مال بردار طیارہ ڈھاکہ کی طرف آ رہا تھا کہ چاٹگام کے قریب بھارتی بحریہ نے اس پر فائرنگ کر کے اسے نقصان پہنچایا

کینیڈا کے ایک ٹرانسپورٹ ہوائی جہاز پر بھی جو اقوام متحدہ کے عملہ کو لینے کے لئے ڈھاکہ جا رہا تھا دشمن نے فائرنگ کی جس سے اس کے ایک حصہ میں آگ لگ گئی تاہم یہ جہاز بچ گیا اور ڈھاکہ اترنے کی بجائے اسے مجبوراً بنکاک واپس جانا پڑا۔

آج دشمن کے تین طیارے مار گرائے گئے۔ سرکاری ترجمان نے بتایا کہ بھارتی طیاروں نے آج بھی مختلف مقامات پر شہری آبادی پر وحشیانہ بمباری کا سلسلہ جاری رکھا۔ کراچی کے ایک گنجان آباد علاقہ میں کم از کم ۱۲ پاکستانی شہید ہو گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔ لاہور میں دشمن کی بمباری سے ۱۹ اشخاص شہید اور ۸۷ زخمی ہوئے۔ سیالکوٹ میں ۲۰ شہید ہوئے اور ۷ زخمی ہوئے۔ خان پور میں ۱۳ روہڑی میں ۶ اور ہارون آباد میں ۵ اشخاص بھارتی طیاروں کی بمباری سے شہید ہوئے۔ رحیم یار خان میں ابوظہبی پیلس پر بمباری ہوئی جس سے ۵ پاکستانی شہید اور ۱۲ زخمی ہوئے۔

صدر نکسن کا اظہار تشویش اور فوجی مشیروں سے مشورہ

واشنگٹن ۷ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر نکسن نے اس امر پر سخت فکر اور تشویش کا اظہار کیا ہے کہ بھارت پاکستان کے خلاف طاقت کا استعمال کر کے اس کی سالمیت کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ صدر نکسن نے اپنی اس تشویش سے کینیڈا کے وزیر اعظم کو بھی مطلع کر دیا ہے اور بتایا ہے کہ ایک آزاد اور خود مختار ملک کے خلاف ایسی کارروائی دنیا کے امن کے لئے خطرہ ہے صدر نے اس سلسلے میں اپنے اعلیٰ سفارتی اور فوجی مشیروں سے طویل ملاقات کی ہے۔ اور امریکہ کی آئندہ پالیسی کے متعلق اہم مشورہ کیا۔

پاکستان میں مقیم لیبیا کے سفیر نے کہا ہے کہ میرا ملک مکمل طور پر پاکستان کی حمایت کرتا ہے اسے بھارتی حملہ پر سخت تشویش ہے۔

مرکز میں مخلوط حکومت قائم کرنے کا فیصلہ

مسٹر نور الامین وزیر اعظم۔ مسٹر بھٹو نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ ہوں گے

اسلام آباد ۷ دسمبر۔ صدر پاکستان جنرل محمد یحییٰ خان نے آج جمہوری پارٹی کے صدر مسٹر نور الامین اور پیپلز پارٹی کے صدر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو مرکز میں مخلوط حکومت بنانے کی دعوت دے دی ہے جسے دونوں لیڈروں نے منظور کر لیا ہے مسٹر نور الامین وزیر اعظم ہوں گے اور مسٹر بھٹو نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ ہوں گے۔ وزارت میں ملک کے دونوں حصوں سے عوام کے منتخب کردہ نمائندوں کو لیا جائے گا۔

پاک بھارت جنگ کا مسئلہ جنرل اسمبلی میں پیش کر دیا گیا

اقوام متحدہ ۷ دسمبر آج سلامتی کونسل نے صومالیہ کی یہ قرارداد منظور کر لی کہ پاک بھارت جنگ کو روکنے کا مسئلہ جنرل اسمبلی میں پیش کیا جائے امریکہ اور چین سمیت ۱۱ ملکوں نے اس قرارداد کی حمایت کی جب کہ روس برطانیہ فرانس اور پولینڈ نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ آج رات کو جنرل اسمبلی اپنے ہنگامی اجلاس میں اس معاملہ پر غور شروع کرے گی۔

[illegible]

لاہور [illegible] ۷ دسمبر [illegible] معذرت خواہ ہے [illegible]

۹۹۴۹

بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کے بارے میں روس کی خاموشی

ماسکو ۸ دسمبر۔ روسی وزارت خارجہ کے ایک افسر نے بھارت کی طرف سے نام نہاد بنگلہ دیش کو تسلیم کئے جانے کے اقدام پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا روسی افسر نے یہ بھی نہیں بتایا کہ آیا روس بھی نام نہاد بنگلہ دیش کو تسلیم کرے گا یا نہیں۔ گزشتہ روز روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیگن نے ڈنمارک کے دورہ کے دوران ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ روس نے ابھی بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں غور نہیں کیا۔

دریں اثناء روس میں پاکستان کے سفیر مسٹر جمشید مارکر نے روسی وزارت خارجہ کے ایک اعلیٰ افسر سے ملاقات کر کے انہیں برصغیر کی صورت حال کے بارے میں روسی موقف پر حکومت پاکستان کے نظریات سے آگاہ کیا۔

یونیورسٹی اور کالج بند کر دیئے گئے

لاہور ۸ دسمبر۔ حکومت پنجاب نے فوری طور پر گجرات، سیالکوٹ، لاہور، ساہیوال، بہاولنگر اور رحیم یار خان کے اضلاع میں واقع تمام سکول کالج اور یونیورسٹیاں اور دیگر تعلیمی ادارے سردست بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے اس کے ساتھ ہی ساتھ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ راولپنڈی۔ سرگودھا لائل پور ملتان اور بہاولپور کے شہروں کے تمام تعلیمی ادارے بھی بند کر دیئے جائیں گے۔

البتہ اسلام آباد کے تعلیمی اداروں کے متعلق مرکزی حکومت کو فیصلہ کرنا ہے ان کے علاوہ باقی علاقوں کے تعلیمی ادارے بدستور جاری رہیں گے۔ اور جنہیں بند کر دیا گیا تھا انہیں از سر نو کھول دیا جائے گا ان اداروں کا پورا عملہ اپنی اپنی جائے ملازمت پر حاضر رہے گا۔ تاکہ ضرورت کے فوراً ڈیوٹی پر حاضر ہو سکے یا اگر محکمہ اس سے کوئی اور خدمت لینا چاہے تو وہ موجود ہو۔ پیشہ ورانہ کالجوں مثلاً میڈیکل انجنیئرنگ زرعی اور پولی ٹیکنک اداروں کے طلبہ اگر رضاکارانہ طور پر کسی طرح کی خدمات انجام دینا چاہیں تو انہیں ہر طرح کی سہولت مہیا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

فضائیہ نے ایک بھارتی طیارہ مگ ۲۱ کا تعاقب کر کے اسے حویلی ضلع ساہیوال کے قریب گرا لیا اور اس کے پائلٹ کو زندہ گرفتار کر لیا۔ بھارتی طیاروں نے ریلوے سٹیشن رینالہ خورد کے قریب بم گرائے لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔ گزشتہ روز پاک فضائیہ نے حسین گڑھ میں بھارتی فضائیہ کا ایک بمبار طیارہ بی ۹۲ بھی مار گرایا۔

شاہینوں کے شہر کے عوام بلند حوصلہ ہیں

سرگودھا ۸ دسمبر۔ گذشتہ رات بھی بھارت کے جہازوں نے سرگودھا پر بار بار حملے کئے۔ لیکن ہمارے بہادر محافظوں نے ان کو اپنے علاقہ میں گھسنے نہیں دیا۔ اور نہ ہی انہیں کسی قسم کا نقصان کرنے دیا سرگودھا کے عوام اپنے روزمرہ کے کاروبار میں اسی طرح مصروف ہیں اور ان کا حوصلہ بلند ہے۔ سرگودھا کے طلباء نے ایک جلوس نکالا اور بھارت کو کچل دو اور پاک فوج زندہ باد کے نعرے لگائے۔

حویلی کے قریب بھارت کا مگ طیارہ گرا لیا گیا

ساہیوال ۸ دسمبر گزشتہ رات پاک